بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۲۸ ● منگل ۴ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ● ۷ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش ● ۷ فروری ۱۹۸۴ء ● نمبر ۳۲

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (العالی) مدظلہا کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع

(۶ فروری ۱۹۸۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ (آمین)

● مکرم طاہر محمود صاحب چوہدری مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ جنوری ۱۹۸۴ء کو دوسرے فرزند سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "عابد محمود" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب ساکن نوشہرہ ورکاں کا پوتا اور مکرم غلام احمد صاحب باجوہ ساکن دارالرحمت ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے نیک صالح اور خادم دین بننے اور درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی درخواست دعا ہے۔

(مسعود احمد شاہد مربی سلسلہ
وکالت تصنیف ربوہ)

● برادرم عزیزم مجید احمد بشیر ایم ایس سی پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول اسار جرغاتا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۷ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ پہلی بچی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت "نزہت بشیر" تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو نیک، خادمہ دین اور قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(حنیف احمد محمود شاہد مبلغ سلسلہ
سیرالیون)

"یوم مصلح موعود"

۲۰ فروری بروز پیر "یوم مصلح موعود" کا مبارک دن آرہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ اس روز خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی "مصلح موعود" کو پورے شوق اور اہتمام سے منائیں۔ مقامی طور پر اس روز جلسے کریں جن میں پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر ۲۰ فروری کی بجائے اس کے نزدیک کسی دوسرے دن بھی یہ تقریب منا سکتی ہیں۔ جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی رپورٹ نظارت ہذا کو بھیجی جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اِرشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِنسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہے

اِنسان نے عشق اور محبتِ الٰہی کی امانت کو اٹھا لیا کیونکہ وہ خدا کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا تھا

اِنسان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا ہے جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لیے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدائے تعالےٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۝

یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالےٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لیے ہو جاتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اُسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالےٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا یعنی ہم نے اپنی امانت کو جس سے مراد عشق اور محبت الٰہی اور مورد ابتلاء ہو کر پھر پوری اطاعت کرنا ہے آسمان کے تمام فرشتوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور پہاڑوں پر پیش کیا جو بظاہر قوی ہیکل چیزیں تھیں۔ سو ان سب چیزوں نے اس امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ڈر گئیں مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ کیونکہ انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں ایک یہ کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا تھا۔ دوسری یہ خوبی کہ وہ خدائے تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا تھا جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے۔"

(توضیح مرام صفحہ ۲۷ - ۲۸)

"حَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا یعنی انسان میں ظلومیت اور جہولیت کی صفت تھی۔ اس لیے اس نے اس امانت کو اٹھا لیا جس کو وہی شخص اٹھا سکتا ہے جس میں اپنے نفس کی مخالفت اور اپنے نفس پر سختی کرنے کی صفت ہو غرض یہ صفت ظلومیت انسان کے مراتب سلوک کا ایک مرکب اور اس کے مقامات قرب کے لیے ایک عظیم الشان ذریعہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو بوجہ مجاہدات شاقہ کے اوائل حال میں نار جہنم کی شکل پر تجلی کرتا ہے، لیکن آخر نعماء جنت تک پہنچا دیتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۴۲)

"یاد رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۷۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت - دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ
الفضل ربوہ

۴ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ

۴ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی مومنوں کا ایک بنیادی وصف

اہلِ حق کو تا آنکہ حق تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ قلوبِ انسانی پر فتح پا کر پورے طور پر غالب نہ آجائے انتہائی نامساعد حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہ مخالفینِ حق حق کو مٹانے اور اہلِ حق کو نیست و نابود کرنے کی سعیٔ لاحاصل میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اہلِ حق کو تمسخر و استہزاء کا نشانہ اور انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانا ان کا دن رات کا وطیرہ ہوتا ہے۔ اس سعیٔ لاحاصل میں افترا پردازی اور بہتان طرازی سے کام لے کر فتنہ برپا کرنے میں انہیں کوئی عار نہیں ہوتی۔ ایسے ہی نامساعد اور انتہائی پُرخطر حالات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم دیا کہ:۔

اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ:۔ صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ کی) مدد مانگو اللہ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں یہی حکم تھا کہ تمسخر و استہزاء اور ہر قسم کی اذیتوں کو جو قریشِ مکہ کی طرف سے انہیں دی جا رہی تھیں صبر سے برداشت کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انہیں خدا تعالیٰ کی معیت حاصل ہوگی اور وہ انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے گا اور یہ کہ جنہیں اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہو انہیں بجز خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں پیش آنے والے مصائب پر حقیقی صبر اور دعاؤں سے کام لینے کا نمونہ وہی دکھاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ وہ ہر دم اسی فکر میں رہتے ہیں کہ ان کا خدا ان سے راضی رہے۔ بس یہی ایک خوف انہیں دامنگیر ہوتا ہے کہ کہیں ان کا خدا ان سے ناراض نہ ہو جائے۔ یہ خوف ہی ان کے لئے زبردست تقویت کا موجب ہوتا ہے اور انہیں ماسوی اللہ کے خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں انہیں یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے وہاں ساتھ ہی یہ امر بھی واضح کیا کہ مشکلات و مصائب میں صبر کا نمونہ دکھانے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا کی مدد کا طالب ہونے اور اس طرح اس کی معیت کا سزاوار ہونے کی توفیق ان مومنوں کو ہی ملتی ہے جو اپنے آپ کو خشیت الٰہی کے وصف سے متصف کرتے ہیں اور اس خشیت کے نتیجہ میں ہر ماسوی اللہ کے خوف سے یکسر بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴۶، ۴۷)

ترجمہ:۔ اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ سے) مدد مانگو اور بے شک (اللہ سے) ڈرنے والوں کے سوا (دوسروں کے لئے) یہ (امر) مشکل ہے۔ (اللہ سے ڈرنے والے یہ) وہ (لوگ ہیں) جو (اس بات پر) یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اس بات پر بھی کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ بجز خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتے تھے نہ قریشِ مکہ

(باقی دیکھیں ص۶ پر)

"بیوت الحمد" کا منصوبہ

"بیوت الحمد" کا منصوبہ ہے تحریکِ ربانی
محرک جس کا ہے وہ شہسوارِ راہِ عرفانی

غلامِ رحمۃٌ للعالمینؐ ہمدردِ غربا ہے
ہے انوارِ خلافت سے کمی جس کی پیشانی

دکھی انسانیت کا درد جسکے دل میں پنہاں ہے
یہی جذبہ ہے وجہِ افتخارِ نسلِ انسانی

کیا تھا افتتاح آسیہ میں اللہ کے گھر کا
رکھی سڈنی میں مسجد کی بنا از فضلِ رحمانی

اساسِ انقلابِ نو رکھی فضلِ الٰہی سے
کہ جس سے دُور ہوگی بزمِ امکاں کی پریشانی

مٹے گا مشرق و مغرب کا فرقِ نادِ ایکسر
ہر اک جا آفتابِ حق کی ہوگی جلوہ افشانی

ہے موڑا ابلقِ ایام کا رُخ جانبِ کعبہ
کہ تا ہو آشتی و صلح کی ہر سُو فراوانی

مٹے گا فتنۂ دجالیت کا طنطنہ یکسر
بسیطِ ارض پر ہو رحمتِ عالم کی سلطانی

زمیں ساری بنے گی ابنِ آدم کیلئے جنت
جہاں ہو زندگی کی ہر سہولت کی فراوانی

ہر اک کا ہو مکاں اور پیٹ بھرنے کیلئے روٹی
بدن کے ڈھانپنے کو پائیگا کپڑے بہ آسانی

خدا کے فضلِ بے پایاں کی ہے سب جلوہ آرائی
کریں ہم کس زباں سے شکرِ نعمت ہائے یزدانی

دیا پیغام اس مردِ خدا نے اہلِ ایقاں کو
جسے سنکر ہوئے مسرور و شاداں اہلِ ایمانی

یہ لازم ہے کہ رکھیں دھیان ہم سب دردمندوں کا
جنہیں غربت کے باعث رہتی ہے ہر دم پریشانی

ہے بہتوں کو نہیں اک جھونپڑی بھی سر چھپانے کو
اگر ہے بھی تو وجہِ غم ہے اُسکی تنگ دامانی

اگر ہے خوابگاہ تو چار دیواری ہی غائب ہے
کسی نے پردے کو ہیں تین جانب چادریں تانی

اگر ہوں باشیں اکثر چھتیں ہی بیٹھ جاتی ہیں
ادھر ہے جیب ہی خالی مرمت کی اگر ٹھانی

کسی کی چھت سے بوسیدہ کہ جب بارش ہو اک گھنٹہ
برستا خوب دو گھنٹوں تلک اُس چھت سے ہے پانی

کرے فریاد کس سے کس کے آگے ہاتھ پھیلائے
سنا دیتا ہے اس کا قصۂ غم آنکھ کا پانی

وہی جو مونس و غمخوار ہے غربت کے ماروں کا
جسے رونق ہے حق نے دردمندوں کی نگہبانی

یہ فرمایا کہ ابنائے سعادت سامنے آئیں
زمانے میں نمایاں کر دیں اپنا جوشِ ایمانی

خدا کی یاد ہو اور بندگانِ حق کی خدمت بھی
انہیں دو باتوں پر ہے مشتمل اصلِ مسلمانی

کریں سو لاکھ گھر تعمیر ہم سو سال کے اندر
بشاشت سے کریں اس راہ میں مالوں کی قربانی

صلائے عام دی کہ غلبۂ اسلام کی خاطر
بقدرِ ظرف حصہ لیجئے باخندہ پیشانی

زباں اس پیکرِ خلقِ حسیں کی ہے زبانِ حق کی
ہے اس کا ہم نفس جبرئیلِ عالی جاہ نورانی

جنابِ میرزا منصور کی رؤیا سے واضح ہے
کہ اس منصوبے کو حاصل ہیں تائیداتِ یزدانی

خلیفۃ المسیح کا حکم سر آنکھوں پہ ہے عاجزؔ
عطیہ دینے والوں کو ملے گا لطفِ رحمانی

(سید ادریس احمد عاجزؔ کرمانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

سفرِ کراچی و اندرونِ سندھ ۱۹۸۳ء اور اس کی مختصر روداد:

(دوسری قسط)

(۴)

۱۵ فروری ۸۳ء - دس بجے سے انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے گیارہ بجے تک جاری رہیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ مہمان طلباء کی ایک مجلس میں تشریف لائے جو یونیورسٹی اور مختلف کالجوں کے علاوہ بعض غیر ملکی طلباء پر مشتمل تھی۔ اس مجلس کا اہتمام احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے کیا تھا۔ یہ مجلس پونے تین گھنٹے تک جاری رہ کر ڈیڑھ بجے بعد دوپہر اختتام پذیر ہوئی۔

سب سے پہلے محترم الطاف قدیر صاحب صدر ایسوسی ایشن نے مہمان طلباء کا حضور سے تعارف کرایا ازاں بعد حضور کی اجازت سے مہمانوں کو سوال کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اس پر طلباء نے بڑی بے تکلفی کے ساتھ مختلف علمی، سائنسی، مذہبی اور عمومی موضوعات پر درجنوں سوال کئے جن میں بعض رٹے رٹائے سوال بھی شامل تھے۔ حضور نے ان سب کے اس حسن و خوبی کے ساتھ اور ایسے مدلل اور معرکہ آرا انداز میں جوابات دیئے کہ اتنی لمبی نشست کے باوجود ان کی بھرپور دلچسپی قائم رہی۔

انسانی تخلیق اور اس کے ارتقاء کا قرآنی تصور:

موجودہ زمانہ میں انسان نے علوم و فنون میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ تاہم انسان خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے اس کی فطرت میں اپنی اصلیت کو معلوم کرنے کا تجسس کسی نہ کسی صورت میں ضرور پایا جاتا ہے چنانچہ اسی قسم کا PHENOMINA آج اس مجلس میں بھی ظاہر ہوا جب ایک مہمان طالب علم نے یہ سوال کیا کہ مصنوعی طریقے (ٹیسٹ ٹیوبز) کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچوں کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ ابھی اس کا جواب مکمل نہیں ہو پایا تھا کہ ایک دوسرے طالب علم نے ORIGIN OF LIFE یعنی آدم کی پیدائش اور حیات کی اصلیت کے بارہ میں سوال کر دیا۔ اس طرح مصنوعی طریقے سے انسانی پیدائش اور اس کی حقیقت سے جو بات چلی تھی وہ آخر کار انسانی تخلیق کی تہ بہ تہ کہانی پر جا پہنچی۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون پر نہایت ہی بصیرت افروز پیرایہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ یہ مضمون اس لائق ہے کہ اسے الگ طور پر من و عن شائع کیا جائے لیکن سردست اس کا خلاصہ ذیل میں درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم نے ORIGIN OF LIFE پر مختلف جگہوں پر مختلف لحاظ سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ انسان مختلف مدارج سے گزر کر موجودہ حالت میں پہنچا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ گلے سڑے کیچڑ سے پیدا کیا۔ بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔ انسان کے علاوہ بعض اور مخلوقات جنہیں "جن" کا نام دیتا ہے ان کے متعلق فرماتا ہے آگ سے پیدا کیا۔ یہ بھی فرماتا ہے۔ مضغہ سے پیدا کیا۔ علقہ سے پیدا کیا۔ پھر یہ بھی فرماتا ہے۔ انبتکم نباتا ہم نے تمہیں نباتات کی طرح اگایا۔ یہ بھی فرمایا کہ کیا انسان پر ایسا وقت نہیں آیا لم یکن شیئا مذکورا جب کہ وہ شئی مذکور تھا ہی نہیں۔ یہ اور اس طرح کے بہت سے دوسرے اشارے بھی ملتے ہیں جو انسانی پیدائش کے ایک سوچے سمجھے اور جامع منصوبہ پر دلالت کرتے ہیں۔ جن میں انسانی پیدائش کے مختلف مدارج کا ذکر ہے لیکن ان میں کہیں تضاد نہیں ہے۔ زندگی مختلف حالتوں سے گزری ہے اور کئی قسم کی زندگیوں کا مختلف وقتوں میں مختلف رنگ میں آغاز ہوا ہے لیکن قرآن کریم اس سارے ارتقائی عمل کو انسانی تخلیق سے معنون کرتا ہے۔ اربوں ارب سال پہلے نباتات کا دور تھا قرآن اس کو بھی انسان کا دور کہتا ہے جس سے ایک بات قطعی طور پر واضح ہو گئی کہ مقصد و مطلوب انسان تھا یہ ویسے ہی ہے جس طرح آم کا پھل مقصود ہو تو پہلے زمین تیار کی جاتی ہے پھر اس میں آم کی گٹھلی ڈالی جاتی ہے اور قبل اس کے کہ آم لگیں آم کا درخت مختلف حالتوں سے گزرتا ہوا پھل لگنے کے قابل ہوتا ہے اور وہ مقصود حاصل ہوتا ہے جس کے لئے آم کا درخت لگایا جاتا ہے۔

پھر قرآن کریم انسان کی نفس واحد سے تخلیق کا ذکر کرتا ہے پھر اس میں سے جوڑا بنانے کا ذکر کرتا ہے پھر جب جوڑے بن جائیں۔ تو پھر انسان کے منصۂ شہود پر آنے کا ذکر کرتا ہے جس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بائیبل کا یہ تصور غلط ہے کہ انسان اچانک مٹی سے بنا تھا اور اس کی پسلی سے حوا کو نکالا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خلقکم من نفس واحدۃ تمہیں ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم نفس واحد کی شکل میں کائنات میں موجود تھے وخلق منھا زوجھا پھر ایک سٹیج ایسی آئی کہ نفس واحد سے اس کا جوڑا پیدا کیا اس میں تمام حیوانی پیداوار کا ذکر ہے۔ پھر فرمایا وبث منھما رجالا کثیرا و نسآء یعنی جب جوڑا پیدا ہو چکا تو ان دونوں کے ملنے سے تدریجاً وہ حالت آئی کہ مرد اور عورت پیدا ہونے شروع ہوئے۔

اس جنرل سکیم آف تھنگ کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیمسٹری باٹنی اور زوالوجی کے مسلمات اور بعض سائنسدانوں کے انکشافات کی روشنی میں انسانی نشو و نما میں پانی اور آگ کے کردار کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا پھر وہ حالت رونما ہوئی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار کہ انسان کو بجنے والی مٹی یعنی ٹھیکریوں سے پیدا کیا۔ انسان حیران ہوتا ہے کہ ٹھیکری کا انسانی تخلیق سے کیا تعلق ہے لیکن اب جو سائنس نے پردہ اٹھایا تو ثابت ہوا کہ قرآن کریم کی یہ آیت سو فیصد درست ہے اور وہ اس طرح کہ سمندر آگے بڑھتا اور پیچھے ہٹتا رہتا ہے اس نے مادہ کو ایسی جگہ پھینکا جہاں SILICON BASE موجود تھا۔ سلیکان میں جذب ہونے کے بعد وہ ٹھیکریوں میں تبدیل ہو گیا اور اگلے عمل میں ڈھلنے کے لئے جو خشکی اسے درکار تھی وہ اسے مہیا ہو گئی یعنی جب اس کی سطح پر کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں جو پوری خشکی کو چاہتی تھیں تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تحت سمندر بڑھا ہے اور پانی ان جگہوں میں داخل ہو گیا جہاں یہ مادہ مزید نشو و نما کے لئے تیار تھا۔ پانی اسے بہا کر دوبارہ سمندر میں لے گیا اور اس سے یہ عمل آگے کیمیکلز کے عمل میں تبدیل ہو گیا۔ پھر اس کے بعد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون (الحجر آیت: ۲۷) کی باری آتی ہے۔ پھر اس کے نتیجہ میں زندگی بڑھنی شروع ہوئی اور کیمیکلز مالیکیول میں تبدیل ہو گئیں اور کسی ایسی ہی حالت پر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر ملا جس سے انسانی زندگی پیدا ہو گئی۔

حضور نے فرمایا سورۃ المومنون میں اللہ تعالیٰ یہ جو فرماتا ہے۔ فخلقنا العلقۃ مضغۃ اس میں صرف دو قطعہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحم مادر میں آغاز زندگی سے لے کر انسانی ارتقاء کی تمام تاریخ UNROLL ہوتی ہے اور انسانی زندگی کا ایک MINIATURE تدریجاً ترقی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ گویا رحم مادر میں بچے کی جو شکلیں بنتی ہیں وہ اس بات کے سمجھنے میں مدد دیتی ہیں کہ ہم نے تمہیں کس طرح پیدا کیا ہے۔

پس BLIND EVOLUTION کے برعکس قرآن کریم آغاز سے ہی اس کا نام انسان رکھتا ہے اور بتاتا ہے کہ انسان کے عنوان کے تابع یہ ارتقاء ہو رہا تھا جب کہ ڈارون نے انسانی ارتقاء کا یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ زندگی اتفاقاً وجود میں آ گئی۔ اس نظریہ کو نہ صرف قرآن کریم رد کرتا ہے بلکہ حال ہی میں بعض حساب دانوں نے بھی غلط قرار دیا ہے۔

غرض انسانی تخلیق کا قرآنی نظریہ ہی قطعی طور پر درست ہے۔ یہ زندگی کے ارتقاء کو تو تسلیم کرتا ہے لیکن وہ یہ کہتا ہے کہ زندگی خود بخود وجود میں نہیں آئی بلکہ اس کے پیچھے ایک مقتدر ہستی کا ہاتھ کارفرما ہے اور وہ خدائے رب العالمین ہے۔

اکثر مہمان طلباء اس سیر حاصل گفتگو سے بہت محظوظ اور متاثر ہوئے۔ ایک طالب علم بعض عمومی سوالات کی ایک بڑی لمبی فہرست بنا کر ساتھ لائے ہوئے تھے۔ حضور بڑے تحمل کے ساتھ اور حکیمانہ پیرایہ میں ان کے سوالوں کا باری باری جواب دے کر ان کی غلط فہمیاں دور کرتے رہے یہاں تک کہ ڈیڑھ بج گیا۔ ایک تو اس وقت ظہر کی نماز ادا کرنی تھی احباب باہر انتظار کر رہے تھے۔ دوسرے اسی سبزہ زار میں ایک اور مجلس منعقد ہونے والی تھی جس کا منتظمین نے انتظام کرنا تھا اس لئے یہ مجلس برخاست ہو گئی۔

ساڑھے چار بجے حضور نے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر سوا پانچ بجے سے پونے سات بجے تک تجارت و صنعت، سے تعلق رکھنے والے پچاس کے قریب معزز مہمانوں کی ایک مجلس میں شرکت فرمائی۔ اس مجلس میں اولاً محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے معزز مہمانوں کو حضور سے متعارف کرایا۔ نیز ان کو دعوت دی کہ اگر وہ کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو بڑے شوق سے پوچھ سکتے ہیں۔

ایک خوش آئند رجحان:

ہمارا یہ خیال تھا کہ یہ احباب چونکہ صنعت و حرفت اور تجارت و مالیات سے منسلک ہیں اس لئے ملکی اقتصادیات یا اسلام نے جو اقتصادی تعلیم دی ہے اس بارہ میں سوال کریں گے۔ لیکن انہوں نے یکے بعد دیگرے ایسے سوال کئے جو نہ صرف ان کی شائستگی اور دین کی سوجھ بوجھ مترشح ہوتی تھی بلکہ ان میں اسلام کے لئے درد بھی پایا جاتا تھا۔ یہ عجیب اور بڑی خوش آئند بات ہے کہ لوگ جماعت احمدیہ سے اختلاف کے باوجود یہ بجا توقع رکھتے ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ اسلام کے بارہ میں ان کی صحیح رہنمائی فرما دیں گے۔ چنانچہ اس مجلس میں بھی اور اس سے پہلے اس قسم کی جتنی مجالس منعقد ہو چکی ہیں ان میں بھی غیر از جماعت احباب کا غالب رجحان یہی رہا۔ عقائد کے اختلاف میں پڑنے کی بجائے دوست یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ حضور ایدہ اللہ ان کی تشنگی کو دور کرنے کے لئے اسلامی نقطۂ نظر سے کیا حل پیش کرتے ہیں اور ان کی ناامیدی کو دور کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کیا پیغام رکھتی ہے۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ مختلف پیرایہ میں انہیں یہ باور کرانے کی کوشش فرماتے رہے کہ اسلام دین فطرت ہے لیکن اس کی حقیقت اس پر کھلتی ہے جو عقلی اور فکری طور پر اس میں ڈوب کر دیکھتا اور پھر اپنے عمل سے اس کی سچائی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ پھر یہ حقیقت بھی ابھر کر سامنے آتی رہی کہ امت مسلمہ دین متین اسلام کی اعلیٰ اقدار کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے فروعی اختلاف میں پڑ کر اپنے اصلی مقام سے ہٹ گئی ہے اور ٹونے ٹوٹکے، نذر و نیاز، اور گیارھویں چالیسویں وغیرہ کو صحیح اسلام بنا لیا ہے۔ گویا امت مسلمہ مغز کو چھوڑ کر قشر پر قناعت کر کے بیٹھ گئی ہے۔ چنانچہ اس پس منظر میں بعض احباب یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ اس کی اصل وجہ کیا ہے اور جماعت احمدیہ اس کا کیا حل پیش کرتی ہے نیز ہمارے نزدیک انسانی زندگی کیا ہے اور اس کا مذہب کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ ہم زندگی اور مذہب کو کیا مقام دیتے ہیں یعنی یہ اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی امور کے بارہ میں وہ ہمارے نقطۂ نظر کو معلوم کرنا چاہتے تھے۔ بات لمبی ہو گئی ہے میں تو مختصراً کرنا چاہتا تھا۔ اس مجلس میں بھی اگرچہ مذہبی، علمی اور نظریاتی قسم کے کئی سوال ہوئے جن کے حضور نے ایسے برجستہ اور مدلل جواب دیئے جو آپ کی خداداد قابلیت اور بصیرت کا آئینہ دار تھے۔ تاہم طوالت کی خوف کی وجہ سے صرف ایک دوست کے دو سوالوں کے جوابات کا مختصراً ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

اسلام کا احیائے نو قربانیاں دینے سے ہوگا:

پہلا سوال یہ تھا کہ اس وقت دنیا میں مذہبی طور پر انتشار اور ابتری کا دور دورہ ہے لہٰذا دنیا کو صراط مستقیم پر لانے کے لئے ہم جیسے معمولی انسان کیا خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ حضور نے اس کا یہ جواب دیا کہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت تو بظاہر معمولی انسانوں نے سرانجام دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بَدَءَ الاسلام غریباً اسی طرف اشارہ کرتی ہے اور غربت سے ہی اس کے احیائے نو کا آغاز ہوا ہے۔ پس یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ بظاہر معمولی آدمیوں کی توجہ اس طرف پھر جائے اور وہ اسلام کی خاطر قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جائیں لیکن یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ اس بات کو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ اسلام صرف نعرہ بازی سے زندہ نہیں ہوگا۔ اسلام تو عمل کی ایک معین راہ دکھاتا ہے۔ قربانی کا ایک خاص فلسفہ پیش کرتا ہے اور نظریات کی درستی کی واضح تعلیم دیتا ہے۔ جب تک انسان خود اس پر عمل پیرا نہ ہو اس وقت تک دوسروں کو صراط مستقیم دکھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسلام کی اجتماعی قوت کا راز مشترک اقدار پر اکٹھے ہونا ہے:

اس دوست کا دوسرا سوال یہ تھا کہ عالم اسلام کا موجودہ اتحاد اسلام کو تقویت دینے کا موجب نہیں تو پھر اس کا اصل حل کیا ہے؟

حضور نے فرمایا۔ اتحاد کی باتیں تو بہت ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت میں ڈوب کر کوئی نہیں دیکھتا۔ اصل بات یہ ہے کہ جب تک اس مسئلہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر خرابی کی تہہ تک نہ پہنچا جائے اس وقت تک تدارک ممکن نہیں۔ اتحاد کے بارہ میں ایک تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اختلافات کی نوعیت کیا ہے۔ اگر اعتقادی اختلاف ہے تو اعتقادات کے اختلافات کے باوجود قرآن کریم یہ دعوت دیتا ہے:۔

"تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا....." (آل عمران آیت ۶۵)

اہل کتاب کو یہ دعوت دی جا رہی ہے کہ ایک ایسی قدر پر اکٹھے ہو جائیں جو ہمارے اور ان کے درمیان مشترک ہے تو اس سے اہل اسلام کے درمیان اشتراک عمل بدرجہ اولیٰ ثابت ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مذہبی دنیا میں اس کے بالکل برعکس ہو رہا ہے۔ اختلافی مسائل پر زور ہے اور مشترک اقدار پر نہ صرف یہ کہ زور نہیں دیا جا رہا بلکہ ان کو کلیۃً نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ دنیا میں کسی مذہب میں اتنی مشترک اقدار نہیں جتنی اسلام میں ہیں مثلاً اللہ۔ رسول۔ کتاب۔ یوم آخر اور ملائکہ پر ایمان۔ پس اسلام کی اجتماعی قوت کے لئے ان مشترک قدروں کو پکڑ کر قوم آگے قوم بڑھا سکتی ہے۔

اسلام آزادیٔ ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے:

اتحاد کا دوسرا طریق یہ ہے کہ آزادانہ تبادلہ خیالات کی فضا پیدا کی جائے۔ اس سے جو اتحاد پیدا ہوتا ہے وہ زیادہ گہرا اور دیرپا ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا اعلان کر کے اس کی راہ ہموار کر دی ہے۔ فرمایا۔ دین کے بارہ میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ جب ہدایت آ جائے۔ اندھیرا الگ ہو جائے اور بات کھل جائے تو پھر جو ہدایت کو پکڑ لے اس کو جبر کے ذریعہ الگ کرنے کی کوشش قرآنی تعلیم کے منافی ہے۔ پس اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ تعصب اور تنگ نظری سے پاک فضا پیدا کی جائے۔ ہر آدمی کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ہو اور دوسرے کو سننے اور تنقید کرنے کا موقع دیا جائے۔ لیکن اگر اختلافات کو منافرت انگیزی کا ذریعہ بنایا جائے گا تو وہ فضا میسر نہیں آئے گی۔ جس میں معقول طریق پر ایک دوسرے کے خیالات کو سمجھنے اور حقیقت حال تک پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ آپ سائنس کی تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھ لیں۔ اس وقت سائنس کی دنیا میں ان موضوعات پر جو چند سال پہلے سائنسدانوں میں انتہائی نزاع کا باعث بنے ہوئے تھے آج ان پر اتفاق ہو چکا ہے اور اسی اتفاق کا نتیجہ ہے کہ سائنسی ترقی کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر سچائی کے پنپنے کے لئے اس قسم کی فضا از بس ضروری ہے۔ مذہب کے لئے یہ فضا بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کیونکہ سچائیوں میں سے سب سے بڑی سچائی مذہب ہی پیش کرتا ہے۔

اس دلچسپ اور پرمغز گفتگو کے دوران چائے پیش کی گئی۔ لیکن سلسلہ کلام جاری رہا۔ حاضرین کی دلچسپی کا یہ حال تھا کہ چائے کی پیالی کی طرف ہاتھ بڑھاتے اور پھر ہاتھ روک لیتے مبادا کوئی نکتہ سننے سے رہ جائے۔ بعض مہمانوں کی محویت کا یہ عالم تھا کہ چائے کی پیالی سامنے پڑی ہے لیکن باتیں سننے میں ایسے محو ہوئے کہ وہ اسی طرح پڑی کی پڑی رہ گئی۔ اور اس وقت تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب حضور نے سونے کو ریت کے ذروں سے چھانتے وقت مختلف قسم کی مشقت اٹھانے کا ذکر کر کے فرمایا۔ افسوس ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب اقوال میں سے کھرے کھوٹے کی تمیز کے لئے لوگ اتنی سی تکلیف گوارا کرنے کے لئے بھی تیار نہیں اور کئی لوگ سرے سے سارے اقوال ہی کا انکار کر دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مجلس ابھی جاری تھی کہ اس دوران مغرب کی اذان ہوئی۔ احباب جماعت جو روزانہ کثرت کے ساتھ حضور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے اور پھر بعد میں مجلسِ علم و عرفان میں حضور کے پر معارف کلمات و بیش قیمت ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے تشریف لاتے ہیں وہ سبزہ زار کے سامنے سڑک پر کھڑے اندر آنے کے منتظر تھے۔ اس لئے جب یہ مجلس برخواست ہوئی تو کئی دوستوں نے کہا ہم نے تو ابھی سوال کرنے ہیں۔ حضور نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ ابھی نماز مغرب کے بعد مجلس ہو گی آپ کو اس وقت سوال کرنے کا موقع دیا جائے گا یا آپ بے شک اپنے سوال لکھ کر بھجوا دیں۔

خدا داری چہ غم داری

نماز مغرب کے بعد حضور احباب میں تشریف فرما ہوئے احباب نے اس موقع پر علمی۔ مذہبی۔ موازنۂ مذاہب اور خواب کی تعبیر کے بارہ میں کئی سوال کئے۔ حضور نے باری باری سب کے جواب دیئے۔ ایک سوال تھا: نماز کے دوران استغراق یا توجہ الی اللہ کس طرح پیدا کی جائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو ایک طبعی امر ہے۔ آپ ایک دلچسپ ناول پڑھ رہے ہوں تو اس میں توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور اگر ایک ایسی کتاب پڑھ رہے ہوں جس کا مضمون سمجھ میں نہ آ رہا ہو تو بور ہو کر کتاب چھوڑ دیں گے۔ پس اللہ تعالےٰ سے جتنا جتنا کسی کو پیار ہو گا اتنا اتنا وہ اللہ کی طرف جھکے گا اور نماز میں اسے استغراق اور توجہ الی اللہ پیدا ہو گی۔ تاہم بعض اوقات ایسی پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں جو نماز میں بار بار دخل دیتی ہیں یا مختلف افکار کے جن چمٹ جاتے ہیں جو عبادت سے توجہ ہٹا دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض حالتیں ہیں مثلاً نیند اور تھکاوٹ کے غلبہ کی وجہ سے نماز میں توجہ الی اللہ پیدا نہیں ہوتی اسی لئے ایسی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ پس نماز میں استغراق اور توجہ الی اللہ

پیدا کرنے کا ایک ذریعہ تو تعلق باللہ ہے اور دوسرا ذریعہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے سورۂ فاتحہ میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کی دعا پر زور دیا جائے کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تیری ہی عبادت کرنا چاہتے ہیں اور پھر مدد بھی تجھ سے ہی مانگتے ہیں۔ اس کے بغیر ہم عبادت کا حق ادا نہیں کر سکیں گے چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز میں اس حصہ پر اتنا زور دو اور اتنے الحاح کے ساتھ پڑھو کہ اللہ تعالےٰ اس کی برکت سے تمہیں پہلے سے بہتر عبادت گزار بنا دے۔ عبادت کی اصل غرض تعلق باللہ ہے۔ اس لئے دعا کے مضمون کو الگ کر کے عبادت کے مفہوم کو کامل نہیں بنایا جا سکتا ؛ (باقی)

الفضل کے بیرون پاکستان خریداروں کی خدمت میں ضروری گزارش

الفضل کے بیرون پاکستان خریدار حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اخبار کی قیمت ازراہ کرم اپنے ملک کے نیشنل بنک آف پاکستان کی برانچ میں جمع کرا کر اس کی ٹی ٹی مینیجر الفضل کے نام بھجوایا کریں۔ اس طرح ان کی قیمت بہت جلد دفتر الفضل میں پہنچ سکتی ہے۔ بصورت دیگر ان کے مرسلہ چیک یا ڈرافٹ کی وصولی میں تین تین چار چار ماہ بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ اور تعمیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(عباد اللہ گمیانی مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تصحیح

۱۷ جنوری اور ۲۶ جنوری ۱۹۸۴ء میں صفحہ ۷ پر جو وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں سے دو وصایا میں موصی صاحبان کے پتہ جات درست شائع نہیں ہوئے۔ صحیح پتے درج ذیل ہیں۔ احباب ان کے مطابق تصحیح فرمالیں:

نام معہ وصیت نمبر	پتہ	حوالہ الفضل
(۱) ناصر احمد سعید صاحب ولد چوہدری تاج دین صاحب وصیت نمبر ۲۵۴۰۲	ریلوے کے ضلع سیالکوٹ حال ربوہ	۱۷ جنوری ۱۹۸۴ء صفحہ ۷ کالم ۴
(۲) امۃ النسرین صاحبہ بنت چوہدری تاج دین صاحب وصیت نمبر ۲۵۴۳۰	ریلوے کے ضلع سیالکوٹ حال ربوہ	۲۶ جنوری ۱۹۸۴ء صفحہ ۷ کالم ۱

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

اپنے غریب اور نادار مستحق احباب کے نام الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروا کر بھی آپ اس کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد فرما سکتے ہیں۔ یہ کوئی زیادہ سوچنے والی بات نہیں۔ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

● اللہ تعالےٰ نے اپنے فضلِ خاص سے خاکسار کو ۱۰/۱/۸۴ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "صبح صادق" تجویز فرمایا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیزم صبح صادق کو اپنی رضا سے صحت و تندرستی والی دراز عمر سے نوازے۔ اور عزیزم کو خادم اسلام و احمدیت، خادم انسانیت اور خادم والدین بنائے (آمین)

(محمد صادق۔ گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ)

● خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۸۳ء بروز منگل پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم محمد احمد صاحب نعیم (مرحوم) مربی سلسلہ کا پوتا اور مکرم پروفیسر چوہدری منصور احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "سلیمان احمد" تجویز فرمایا ہے۔ خاندان حضرت اقدس اور احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور نیک، صالح و خادم دین بنائے۔ (آمین)

(داؤد احمد نعیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ لانڈھی۔ کورنگی کراچی)

● خدا تعالےٰ نے خاکسار کے ماموں نصیر احمد شاہد مربی سلسلہ احمدیہ برید کے کو یکم فروری بروز بدھ پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ محترم میاں پیر محمد صاحب کی پڑپوتی اور محترم میاں محمد اسماعیل صاحب کی پوتی ہے۔

احباب جماعت سے نومولودہ کی درازیٔ عمر کے لئے نیز نیک، خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(نعمت اللہ جاوید جامعہ احمدیہ ربوہ)

اعلان نکاح

تقریب شادی

میرے بھتیجے مکرم ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان M.B.B.S ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ابن برادرم ملک محمد عبد اللہ خان صاحب زعیم انصار اللہ ڈسکہ کا نکاح ہمراہ ناہید طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبد المجید صاحب گلبرگ کالونی فیصل آباد کے ساتھ مبلغ ۱۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مسجد احمدیہ فیصل آباد میں محترم مولانا سعید احمد صاحب قریشی مربی سلسلہ احمدیہ نے ۱۳ جنوری ۱۹۸۴ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ رخصتانہ ۲۰ جنوری ۱۹۸۴ء کو ہوا۔ برات ڈسکہ سے ۹ بجے روانہ ہوئی اور اسی روز شام واپس ڈسکہ پہنچ گئی۔ دوسرے روز دعوتِ ولیمہ دی گئی جس میں جماعت کے دوستوں اور ڈسکہ کے معززین نے کافی تعداد میں شرکت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(خاکسار نائب صوبیدار محمد خان افسر حفاظت II)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے بھائی مکرم مقصود احمد صادب بٹ بروز اتوار ۲۲ جنوری ۱۹۸۴ء کو چنیوٹ جاتے ہوئے سکوٹر کے ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم دارالیمن غربی میں کریانہ کی دکان کرتے تھے اور مکرم و محترم چوہدری بشیر احمد بٹ صادب کے صاحبزادے تھے۔ بوقت وفات ان کی عمر ۲۶ سال تھی۔ حادثہ سے اگلے دن بروز سوموار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر کے بعد نماز جنازہ مسجد مبارک میں پڑھائی بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مقصود احمد صادب بٹ کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(نصیر احمد ناصر بٹ مانانوالہ چک ۲۰۳ R.B ضلع فیصل آباد)

خاکسار کے نانا جان محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب احمدی مورخہ ۲۴، ۲۵ دسمبر ۱۹۸۳ء کی درمیانی شب ایک بجے فیصل آباد میں ۹۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۲۵ دسمبر کو مرحوم کے بڑے بیٹے مکرم شیخ محمد اسحاق صاحب میت کو ربوہ لائے جہاں بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کے لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد نے دعا کرائی۔

مرحوم نانا جان ہمیشہ اپنوں اور غیروں کی مخالفت کے باوجود اپنے نام کے ساتھ "احمدی" ضرور لکھتے۔ اس صدی کے پہلے عشرہ میں ہائی سکول کی تعلیم قادیان میں پانے کا شرف حاصل کیا۔ فٹ بال کے اچھے کھلاڑی رہے۔ محترم حضرت سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر "نور" مرحوم کے بہنوئی تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

(ناصر احمد خالد ابن پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد۔ لاہور)

خاکسار کی والدہ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ پیر فضل الرحمٰن صاحب بنت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۴ء بروز بدھ اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خود بھی صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور اولاد اور دیگر ملنے جلنے والوں کو بھی تلقین کرتی رہیں نیز قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے پر بے حد توجہ دیتی تھیں

بفضل تعالیٰ موصیہ تھیں اس لئے سانگھڑ سے ان کا جنازہ خاکسار اور دو چھوٹے بھائی ربوہ تدفین کے لئے لائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز جمعہ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء کو مسجد اقصیٰ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہو جانے پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت کرے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مرحومہ کی عمر وفات کے وقت اٹھاون سال تھی۔ اپنے پسماندگان میں سوگوار خاوند کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں اور پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

(پیر حبیب الرحمٰن بیت الفضل سانگھڑ (سندھ)

محترمہ اقبال اختر صاحبہ بیوہ ملک بہادر خان صاحب آف خوشاب ۷۲ سال کی عمر میں ۲۹ جنوری ۱۹۸۴ء کو رات کے گیارہ بجے سمن آباد لاہور میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ۳۰ جنوری ۱۹۸۴ء کو مرحومہ کی میت لاہور سے ربوہ لائی گئی اور اسی دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحومہ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھائی اور اس کے بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی پابند صوم و صلوٰۃ نہایت درجہ مخلص و پرہیزگار تھیں۔ مرحومہ ۱۹۳۲ء سے موصیہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنی نشانی دو لڑکے ملک اظہر احمد ملک مظفر احمد اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔

احباب مرحومہ کی بلندی درجات اور لواحقین کے لئے صبر و تحمل کی دعا فرمائیں۔

(صوبیدار نذر حسین (ریٹائرڈ) الوقار فیکٹری ایریا ربوہ)

— (بقیہ اداریہ صفحہ ۲) —

کی تعداد اکثریت انہیں مرعوب کر سکی اور نہ وہ ان کی اجتماعی قوت اور اقتدار سے خوفزدہ ہوئے۔ قریش مکہ کا ظلم و ستم نیز تحقیر آمیز اور اذیت ناک سلوک ان کے پائے استقلال میں خفیف سی لغزش بھی نہیں لا سکا وہ ان سب مصائب اور مظالم کو کمال صبر سے برداشت کرتے اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استعانت طلب کرتے چلے گئے اور خدا تعالیٰ نے معجزانہ طریق پر ان کی مدد کر کے اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا گیا وہ لوگوں کے خطرناک منصوبوں اور مکر و فریب سے کیسے ڈر سکتے تھے جبکہ خدا تعالیٰ نے ان صبر سے کام لینے اور دعاؤں کے ذریعہ نصرت الٰہی طلب کرنے والوں کو بار بار اور بہ تکرار یہ کہہ کر حوصلہ دلا رہا تھا کہ

فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ (المائدہ آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ تم (ان) لوگوں (اور ان کی کثرت تعداد اور مخالفانہ منصوبوں) سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔

الغرض حقیقی مومنوں کی اللہ تعالیٰ نے یہ شان بیان فرمائی ہے کہ وہ بجز خدا کے کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ اگر راہ حق پر گامزن رہنے کی وجہ سے ایک جہان بھی ان کا مخالف ہو جائے اور ظلم کی راہ سے انہیں صفحہ ہستی سے نابود کرنے پر تل جائے تو بھی ان کے ثبات قدم میں کوئی لغزش نہیں آتی۔ وہ صبر سے ہر مصیبت کو برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور خشوع و خضوع سے اپنے رب کو پکارنے میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ خوف یا حزن کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔

خدام کی ماہانہ مطالعہ کتب میں تبدیلی

قائدین مجالس، قائدین اضلاع و علاقہ نوٹ فرمائیں کہ اب ماہ مارچ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب "نور مصطفوی اور نار بولہبی" اور اپریل ۱۹۸۴ء میں "وصال ابن مریم" مطالعہ کے لئے رکھی گئی ہیں۔ باقی مہینوں کی کتب وہی ہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کی اہلیہ بیمار ہیں نیز میری بچی نعمانہ ملک کا تھرڈ ایئر کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ (ملک منصور احمد۔ لاہور)
- عزیزم محمد سعید کی حادثہ کی بناء پر ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ (محمد رفیق اکبر۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)
- خاکسار نے نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ (سید امتیاز احمد راولپنڈی)
- مکرم رانا رفیق احمد صاحب ایک حادثہ کی بناء پر زخمی ہیں۔ (رانا مبارک احمد لاہور)
- خاکسار گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ (نواز کرم دین جہلم)
- خاکسار ایک عرصہ دراز سے ایگزیما میں مبتلا چلا آتا ہے۔ کوئی علاج اب تک کامیاب نہیں ہوا ہے۔ مسلسل بیماری کا میرے سیکورٹی پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس ناچیز کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز باعزت طور پر ملازمت سے بغیر کسی نقصان سیکورٹی کے لئے دعا کریں۔ نیز میری لڑکی اور اس کے بچوں کی صحت اور پرمسرت پرسکون زندگی کے لئے دعا کریں۔ ایک مستحق کے لئے خطبہ جمعہ جاری کروانے کے لئے ۴۵ روپے ارسال ہیں۔ (عبدالسمیع کورنگی کراچی ۳۱)
- میرے بھائی مکرم شیخ مطیع الرحمٰن ابن شیخ محب الرحمٰن آف کپور تھلہ ڈنمارک میں تاحال بیمار ہیں سینہ میں ٹی۔ این۔ ایس کے لگانے سے وقتی طور پر آرام آجاتا ہے مگر پوری صحت نہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (شمیم فرحت دارالعلوم شرقی ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۵۴۶۴

میں محمد شفیق قیصر ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ دو مرلہ پلاٹ واقع محلہ میاں صاحب والا راجن پور مالیتی دو ہزار ۲۰۰۰/- روپے جس پر مکان زیر تعمیر ہے

۲۔ ایک عدد پرانی گھڑی مالیتی ۳۵۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ نو صد روپے ۹۰۰/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد شفیق قیصر
انکم ٹیکس آفس جام پور معرفت میاں اقبال ایڈووکیٹ راجن پور
ضلع ڈیرہ غازیخان

گواہ شد نمبر ۱۔ مولوی خان محمد صاحب ولد پیر بخش خان صاحب مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازیخان

گواہ شد نمبر ۲۔ لقمان محمد ولد مولوی خان محمد مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازیخان

۔ مسل ۲۵۴۶۵

مسل ۲۵۴۶۵

میں لقمان محمد ولد مولوی خان محمد صاحب قوم لسکانی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۱-۱۹۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

گھڑی کلائی مالیتی ۱۵۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ۵۰/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ لقمان محمد ولد مولوی خان محمد مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازیخان

گواہ شد۔ جمال الدین شمس ابن احمد دین وصیت ۲۰۹۵۳

گواہ شد نمبر ۲ خان محمد صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان۔

مسل ۲۵۴۶۶

میں نصیر احمد مبشر ولد ڈاکٹر احمد الدین قوم چندھڑ پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۷۰ ساکن علی پور چھٹہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۸-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان برقبہ ۶ مرلہ مالیتی ایک لاکھ دس ہزار ۱۰،۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ تیرہ صد ۱۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد مبشر ولد ڈاکٹر احمد الدین صاحب
گلشن پارک مغل پورہ
(قیصر کالونی) عقب ریلوے اسٹیشن نزد دستکاری سکول قصر سادات بلڈنگ کوارٹر ۱ لاہور

گواہ شد نمبر ۱۔ ڈاکٹر محمد اسلم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ علی پور چھٹہ

گواہ شد۔ نمبر ۲۔ بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ علی پور چھٹہ۔

مسل ۲۵۴۶۷

میں ناصرہ غنی صاحبہ بنت عبد الغنی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ڈیرہ ۲۹ چک ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۴-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۔ زیورات طلائی ۵ تولہ مالیتی گیارہ ہزار روپے ۱۱،۰۰۰/- Rs

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۸۴/۱/۱ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ ناصرہ غنی بنت چوہدری عبد الغنی صاحب ڈیرہ ۲۹ چک

گواہ شد نمبر ۱ محمد اکرم وصیت ۱۷۸۰۹

گواہ شد نمبر ۲ منصور حبیب اللہ علوی ولد حافظ محمد حسین صاحب علوی
محلہ عالم شاہ
پنڈ دادنخاں ضلع جہلم

ضروری اعلان

مرزا ... دکیہ کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے اپنے گھر میں چند غیر ملکی بہنوں کو مدعو کیا تھا۔ جاتے وقت کوئی بہن اپنا چھوٹا پرس جس میں تین سرمے کی شیشیاں اور ایک انگوٹھی ہے چھوڑ گئی ہیں۔ براہ کرم جس بہن کا ہو وہ یہ پرس حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کے گھر سے حاصل کر لیں۔

نیز ایک بالی جلسہ گاہ سے ملی ہے وہ جس بہن کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔

شکریہ۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

بازیافتہ چابیاں اور نقدی

مورخہ ۲۵/۱/۸۴ کو ۱۲ بجے دوپہر افضل برادرز کے سامنے سبزی کی ریڑھی کے پاس دو عدد چابیاں اور کچھ نقدی ملی ہے۔ جن کی ہوں مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر لیں۔
(فاروق احمد محمود ایکسرے اپرٹس فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بازیافتہ اشیاء

ایک گمشدہ گھڑی اور چار سائیکل گمشدہ ہمارے پاس موجود ہیں جس کسی دوست کے ہوں وہ نمبر اور نشان بتا کر دفتر صدر عمومی سے وصول کر لیں۔

صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول اسارچر (غانا) میں

سنٹرل ریجن کے وزیر اعلیٰ کی آمد

• طلباء و اساتذہ سے خطاب

• غانین ٹائمز میں شائع ہونے والی تفاصیل

سنٹرل ریجن کے سیکرٹری (وزیر اعلیٰ) مسٹر ای جی۔ تنوہ (MR. E.G. TANOH) نے کہا ہے کہ انقلاب کی کامیابی کے لئے سکولوں میں نظم و ضبط اور کردار کا احیاء بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی انقلاب کا افراتفری۔ عدم اتحاد۔ لاقانونیت اور بدنظمی کی فضا میں کامیاب ہونا ناممکن ہے۔

فانٹسمین ڈسٹرکٹ (MFANTSIMAN) کے چار روزہ دورہ کے دوران احمدیہ سیکنڈری سکول اسارچر (ESSARKYIR) کے طلباء اور سٹاف سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے اساتذہ سے کہا کہ وہ اپنے طلباء میں نظم و ضبط، کردار کی تعمیر۔ مضبوط قوتِ ارادی اور انہیں ملکی مسائل سے آگاہ کرنے کے لئے اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

انہوں نے کہا کہ طلباء امن و امان کی فضاء میں بہتر تعلیمی نتائج حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انتظامیہ کے خلاف ہڑتال اور احتجاج نہ صرف انتظامیہ پر اثر انداز ہوتی ہیں بلکہ سٹاف کے اخلاقی معیار کو کم کرتی ہیں۔ اور سکول کی تعلیمی کارکردگی کا حرج کرتی ہیں۔

مسٹر تنوہ نے جو خود تقریباً بیس سال استاد رہے ہیں کہا کہ ایسا طالب علم جو نظم و ضبط کی تربیت اور اعلیٰ کردار کے بغیر تعلیمی ڈگریاں حاصل کرتا ہے وہ معاشرہ کے لئے فائدہ مند وجود نہیں ہوتا۔ .....

(غانین ٹائمز ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

درخواست دعا

خاکسار چند وجوہات کی بناء پر پریشان ہے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(ظفر اللہ ملک (واپڈا) راولپنڈی)

احمدیہ مسجد ناروے میں مختلف وفود کی آمد

مکرم مقصود احمد صاحب ورک سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ جماعت احمدیہ ناروے اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کو مسجد میں مختلف وفود آئے۔ جماعت کے بارہ میں اور اسلامی عقائد و عبادات کے متعلق سوالات کرتے رہے۔ سوالات کے بعد انہیں اسلام کے بارہ میں لٹریچر دیا گیا۔

(۱) پانچ طلباء اسلام، اس کے قوانین، طریق عبادت اور احمدیت پر مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ مسجد آئے۔ اسلام اور اسکی عبادات، مسلمانوں کے مختلف فرقے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ، جماعت کے قیام کی غرض و غایت، تنظیم اور طریق کار کے بارہ میں، نمازوں کے اوقات کے بارہ میں مختلف سوالات کرتے رہے جن کے جوابات دیئے گئے۔ نیز ان کے دریافت کرنے پر انہیں اسلام کے فلسفۂ جہاد کے بارہ میں وضاحت سے بتلایا۔ نماز کی ادائیگی کی کیفیت کو انہوں نے مشاہدہ کیا۔

رخصت کرتے وقت انہیں اسلام کے بارہ میں لٹریچر فراہم کیا گیا۔

(۲) تین افراد پر مشتمل وفد جو عیسائیت کے بارہ میں گہری اور ٹھوس معلومات رکھتا تھا مسجد آیا۔ حضرت مسیح کی وفات۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں مختلف سوالات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش گوئیوں کے بارہ میں مختلف سوالات کرتے رہے۔ جنکے تشفی بخش جوابات دیئے گئے۔ یہ تینوں صاحب ڈاکٹر تھے۔ ان کے ایڈریس لے کر انہیں ضروری لٹریچر بھی بھجوایا گیا۔ جوابات سے یہ وفد بھی بہت متاثر ہوا۔

احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اہل مغرب کی توجہ اسلام کی طرف مبذول کر دے۔ حق کو قبول کرنے کے لئے ان کے سینوں کو کھول دے آمین۔ یا رب العلمین۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دسواں سال

۲۹ فروری ۸۴ء کو ختم ہو رہا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا دسواں سال ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء کو ختم ہو رہا ہے اور صرف ایک ماہ باقی ہے۔ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء سے قبل احباب جماعت کو اپنے وعدہ کا کم از کم ۱۵/۱ حصہ اور جماعتوں کو بحیثیت مجموعی وعدہ جات کا ۱۵/۱ حصہ کم از کم ادا کرنا چاہیئے۔ لہذا گزارش ہے کہ اپنی ادائیگی کی رفتار تیز تر کر دیں اور زیادہ سے زیادہ کوشش فرمائیں۔ (وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

انیسہ برادرز اینڈ جنرل سٹور

چوک مسجد مہدی — گول بازار — ربوہ

: ڈسٹری بیوٹر برائے :

• جیسی امیزنگ کریم و پمپی ٹوتھ پاؤڈر • نیشنل مصالحہ جات

• ایڈن روک شمپو، کلون سپرے • ڈنٹونک ٹوتھ پاؤڈر

• انگلش لیکٹ • میڈورا کی مصنوعات

ہمارے نمائندہ سے تعاون فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمادیں!

پروپرائیٹر

بشارت احمد چوہدری

شفاخانہ فوق حیات رجسٹرڈ

چوہان روڈ آخری بس سٹاپ اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور کا

افتتاح

۹ فروری کو ہوگا

(منیجر)

نعیم جنرل سٹور

: مین بازار شیخوپورہ

ہر قسم کا سامان دستیاب ہے

پروپرائٹر: نعیم احمد قاضی